السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیدنے ہندہ سے شادی کی، ہندہ ایک لڑکی اپنے ساتھ لائی، اب زید اپنے بیٹے سے اس بچی کی شادی کر رہا ہے، کیا یہ شادی جائز ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کی سوتیلی والدہ کی پہلے خاوند سے جو بیٹی ہے اسے آپ کے والد کی ربیبہ کہا جائے گا، اس لڑکی کی والدہ سے جب آپ کے والد نے شادی کرلی اور دخول کرلیا تو یہ لڑکی صرف آپ کے والد پر حرام ہوگی، چاہے اس نے اس لڑکی کی پرورش کی ہو یا پھر بڑی عمر کی ہو اور آپ کے والد نے اس کی پرورش نہ کی ہو۔

سلف اور خلف میں سے جمہور علماء کرام اور آئمہ اربعہ کا مسلک یہی ہے، اور اللہ تعالی نے جب حرام کردہ عورتوں کا ذکر کیا تو فرمایا:

> ''حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری لڑکیاں اور تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں، اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں، اور تمہاری ساس، اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کرچکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا تو پھر تم پر (کوئی گناہ نہیں، اور تمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں، اور تمہارا دو بہنوں کا جمع کرنا، ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا، یقیناً اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے۔'' (النساء: 23

اور آپ کی متعلق یہ ہے کہ ربیبہ آپ پر حرام نہیں کیونکہ وہ آپ کے والد کی بیوی کی وہ بیٹی ہے جو اس کے پہلے خاوند سے ہے اور آپ سے اس کا کوئی تعلق نہیں اس لیے آپ اس سے بغیر کسی حرج کے شادی کرسکتے ہیں۔

مستقل فتوی کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ) سے والد کی بیوی کی بیٹی سے شادی کے بارہ میں سوال کیا گیا تو اس نے جواب دیا:

مذکورہ بچے کے لیے اس لڑکی سے شادی کرنا جائز ہے اگرچہ اس کے والد نے لڑکی کی والدہ سے شادی بھی کی ہو۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

> (اور اس کے علاوہ باقی عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں'' (النساء: 24''

(مذکورہ لڑکی ان عورتوں میں شامل نہیں جو اس سے پہلی آیت میں بالنص ذکر کی گئی ہیں اور نہ ہی اس کا سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی ذکر ملتا ہے۔ اھ دیکھیں الفتاوی الجامعة للمراة المسلمة (600/2

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد01